

ع ۱۹ و ع ۲۰

جواب عقیقات - رساله حسینیہ



microbilib.org











کہ او میں مرقہ ذی کیا ہی کہتا ہی جو قسمت طاعت العلم یعنی بزرگ رسول و نبی علیہ السلام  
والملائکۃ والناس اجمعین میری حدیث و ارادی کہ فرمایا میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے  
اور نظر کیا میں خاتمہ المناقب مسند احمد جبل پس فرض و کفر و غضب و شرک و فخر و ظلم تو خوشوایا  
کامیاب ثابت ہوا اور اذیت و ممانعت جناب علی علیہ السلام کے ظہر میں شمس غصب وقت کی اور درج  
کہ میں نکال ارا و بیدار ہو و نصرتی ہو پس جو انکار ہو وہ انسی ماخوذ ہو ایسے الی سوال کی طعن  
ہوئی جیسا کہ علما اہلسنت اپنی کتب میں لکھتے ہیں یہ ثابت ہوا کہ پیشوایان رجوع و اصل کے معتقد ہو  
ماخوذ ہوئی ائمہ شیعہ ماخوذ ہوئی بطاعت علی آل ہمار خدا فرماتا ہی و جعل اہلہما بشیعہ  
اور خضر فرماتا ہی یا علی انت و شیعۃک فی الجنة و الحق لقوم صدق پس بیت و منیت  
متحضر ہوئی بحج علی الطاعت اولو الامر کہ خدائی میں رکن پر ایمان کو قرار دیا فرماتا ہی وہ کو  
جو ایمان لائی ہو بطاعت کرو خدا اور رسول اولو الامر کی اور مرد اولو الامر ائمہ اثنا عشر میں کہ فرمایا  
ہی و جعلنا ائمتہ ہدیان و بارئنا پس ثابت ہوا زید و کبارہ حاکم کی بطاعت اولو الامر نہیں ہو سکتا اور نہ اقرار  
کامیابی سے نہیں ہو گا نہ طاعت رسول ہی جب تک کہ یقین کن کی طاعت نہ ہو کی نہیں ہو گا علما  
ہم کی یہ ظاہر ہی جو جی رسول کہتا ہی وہ اوی سناسبت کہتا ہی پس شیعہ نسبت رکھتی جناب علی  
چشم بد و در نام علی نام خدا ہی حرز طفل از خیر جواب کیا راجح ہی امیر المؤمنین خطاب ہوا امیر  
والی المؤمنین کے چشم بعد کو اسام امیر المؤمنین کے بارہ حرف اور شیعہ اثنا عشری ہی بارہ حرف  
اور سنی میں حرف میں بکر و عمر اور کفر و شرک اور ظلم و غضب یعنی میں حرف میں الغرض یہ تو  
خل سوچا اب اکی چل جواب قیاب تو اکثر فضلا لکھی مگر یہ احقر کی علم چند جواب یہ نغان صفحہ لکھا  
سابقین للاحاطہ کریں اور مقرر ہو کہ تو اکثرین قال النسا صفحہ ۱۰۰ قیاب میں لکھا ہے پس ظاہر مسئلہ  
اور میں کسی اہلسنت کو مختلف نہیں ہاں شیعہ کی نزدیک مختلف نہیں ہاں بل لائل قطعیت ثابت ہی  
جواب الشیعہ یہ انکار اہلسنت کا کیا ہی اتنی کتب و رواۃ مابین ان کی فاعل و قائل ہی اب یہ  
بنائی نہیں کہ وہ بری ہوں اسواطی اخبار کا انکار کیا اور میں جانب الہ بر قتل میں آنا جائز کیا معلوم

[illegible]















ایا ہمید صحابہ کی جینٹو کی برابر بھی نہی کہ نسبت ال نبی کی یہ بطلیم کی بجائی سرستفکر نہی  
اگرچہ ہمید رکھتی مقام نبوی پر کیوں پہنچتی اگر عقل رکھتی خانہ نبوت کے جلائکو کہتی حق تلف  
امام رب سبحی اگر صحابہ برای رضای خدا اسلام لا اور حیر طرف شرافت سی ترکیب پائی ہوئی البتہ  
صحت نبوی کی اثر کرتی ثابت کی واسطی ان غنیمت کی ایمان لائی عجیب طرح کی بات ہی سورج  
باین نافہمی فور اسلامان کا حکم بحال ہی اور وای ہو بسرو نیز کہ اپنی سیدان کی نافہمان ہوئی آدم  
بر مطلب دوم فخر رازی جو فخرائین کی شانین لطیفہ میں پانچ صفت گہ گئی سنو تفصیل اسکی  
اول کیا ہو نیگا کیا فخر کل طویل اسحق یہ صفت ایسی جیسی اونٹ کی مدح قدین کیا و بار بزر و  
مست رفتار شب بیدار خوراک برگ و خار مگر قول بزرگان یاد مآدم بیشتر پیر شد شائین نہ ادا و  
مصابوہ کہ جنکی شانین انفسنا انفسکم اور روح رکھی و ابرہ سواوہ جنات مرقصوی ہیں ایانہ  
سنگ موسی کا میرش مصابوہ ہی اور ملازم ہو نیگا کیا شرف کو پخوان اور فیلبا الی پادشاہ پیشینا  
کل شی جو جم الی اصلہ آخر فیلبان سائیس بکار اجا تا ہی و کہو ملازم جتا سلما ہوئی کہ منا ابلان  
خطا نایا اور انکا لقب لوک و نعل سولاب حال سنور فاقہ کا طاسری کہ کتاب رفیق ہوتا ہی مالک  
کی حفاظت کرتا ہی ثابت ہی کہ آنسو و زک وہا چھوڑا اور کیونہیں سنگر نوی ہر کر گہائی پر ہی  
گرامی ناوہ حضرت کارم کر گیا جبریل امین نازل ہوئی حق تعالی فی ان حضرت کو ہلاکت سی بچا یا بجلی حکم  
رفیق سسر ہی پہی فی گئی کتی کی برابر رفیق ہوئی اب سو حال باریکا پس باروہ جو فرمان بردار ہو  
یہ قصہ مشہور ہی کہ جناب نبوی کا ارادہ ہوا اعدا دین سی مخفی رہن باجوہ دمانعت کے بار گہری  
نکل کر عقب انحضرت کی غلامک پہنی لاچار حضرت ہمراہ ہی آئند رخا رک لیکنی از مکر ہی فی انکر  
تعدا جالاحفاظت کا لگا یا کفار دیکر چلی گئی بار و نا شروع کیا انکار سنین ہر اوین چند  
حضرت فی تنگیں دی فرمایا لا محزون الہ یعنی خوف نہ خدا ساتھ ہماری حافظ ہی بار  
پگوارا خدا و حضرت کا ماتبت سانس فی انکو ہا ہا بار کا ایسا دبا یا غل مجانی سی جب کرایا

[illegible]











لَوْ كَانَ وَاللَّاهُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي آدَمَ  
عَلَى الْعَالَمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
فَوَيْحًا لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِ آدَمَ وَنَحْوِهِمْ  
مُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ هُوَ ذَا الَّذِي  
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي آدَمَ وَنَحْوِهِمْ  
مِنْ أَنْ يَفْقَهُوا دِينَ اللَّهِ

قال لکن صفحہ میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کا تحقیق و تحقیق محققین شیعیہ اہل بیت  
و تحقیق ہی کہ قرآن موجود میں اصل تحریف اور تغیر نہیں نہ زیادت نہ نقصان نہ تبدیل بلکہ  
بکلی حیران کن کتاب ہے بلکہ وہ ہے کہ اصح کتاب اور متواتر عند الشیعہ ہی یہاں جناب تصوی و وجودی  
یعنی اوتار اللہ کی اپنی نبی پر قرآن کو نور کہ نہیں گل ہوتا اور سکا چراغ اور راہ شادہ ہی نہیں  
ہو سکتا ہے بلکہ اگر در فاروق ہی حق و باطل کا کہیں جہتی اوسکی رہن ایک دریای عظیم الشان ہی  
کہ نہیں سر کر سکتی تھو کر فی والی اور ایک چشمہ ہی روان کہ نہیں ماسکتی مٹانی والی جو  
الشیعہ اتفاق فرما اہل ضلالت و سوجہ ہی کہ جامع پر الزام اور تحقیق شیعہ اہل بیت قرآن موجودی  
سورہ علی و سورہ نورین آیات فضائل و مناقب علی علیہ السلام نکال والی راویان در کتاب  
سے ثابت کرنا نہ سخت ترین تھانعل فی ان چار مقام ہی نکال والا اور اکثر البلیس متفق ہوی ممکن  
کہ مطابق کلام الہی کی آیات بناوین اسوجہ ہی اضافہ و تبدیل نہ کر سکی اور نہ ہی بلکہ وہ جو سند لایا  
جاسا ہی کہ ساری کوری کری اگر ارشاد ہوا کہ قرآن کسی کسی کہ نہیں کر سکتا شاید مطلب ناچسبی  
دریای عظیم الشان ہی مثال خدائی ظاہری اگر اگر ایمانی در پاسی کوئی نکال لیاوی کہ نہ ہوگی  
یا وجود قرآن غرق و حرق کی آیات نکال الی گرویکو نہ وہ آیات گم ہوی نہ فضائل و مناقب ہوگی  
اور نور اور چراغ ہی جو نسبت دی فرمایا نہیں گل ہوتا چراغ اور نہیں ہو سکتا راہ گیر پس اوس چراغ کا  
روشن کرنا والا وہ چائی کان یا کون کا علم کہتا ہوا وہ عورت طاہرہ ہنی کہ جبکی شانین وار ہوا ہوگی  
ائمہ فہد و بامر ناپس منیع انصار امور کون مہاجر فی راہ زنی کی منصب جناب تصوی کا  
چہرین لیا چراغ بذلت خاتہ نشین کیا کیا جس کتابت بقول شعلہ آری اندا ایسی روشنی دکھائی  
مکلف راہ گیر راہ پیشی سرفروغ کو ساتھ ہی تحت الثری کو پہنچا یا ہر چند تابع کھند محبت نجات کی  
والتی میں گم راہ نکلتی کی نہیں باقی اور یہ ہوا ارشاد ہوا قرآن فاروق ہی حق باطل کا پس ویکو  
آیات غدر خم و اولو الامر منکم کو نشانہ ہی ہر چند دلیل و برہان جمائی میں نہیں جہتی اور صفحہ  
جہت و غیرہ کے لیے جیسا کہ آیہ و ائمہ علیہم السلام نے باہتمام علی نازل ہیں  
ہو اللفظ باہتمام علی نکال والا

[illegible]























کتابی که در این قریه نایب کتابخانه است مندرج لکن قیم هجادیس نجوم بدایت کند و غیرت  
این دن بود از هر دو که در میان بر می یابد سفر و یا خبر از آن زمان تحت الشری که طرح بدایتین عا  
این کتاب که بدایت می باره بر روی و صلی سول می باشد چنان که مع فوج و قفا سنده می نکالا الی  
کتابی که در این قریه نایب کتابخانه است مندرج لکن قیم هجادیس نجوم بدایت کند و غیرت  
تصویری جیسی است که علمای امتی کانیانی اسرا و در هر سطح صحابی کالجی فرمایا پس اگر  
ابو یوسف و در فخر زاری ابو حنیفه دعا کریں که علمای امتی می مراد هم لوگ این جک مشاع مانند  
بنی اسرائیل معجزانه می گویند از شاد و خبر صادق کا صادق اینکا بدایت می تواند ابو یوسف کانیانی و کسی  
از صحابه کالجی **قال النبی** صفحہ ۲۰ میں لکھتا ہے الیبت حقیقی یعنی ازواج مطہرات جنکی  
میں آنہ تطہیر نازل ہوا خصوصاً صلیفہ اور حفصہ کو اس سب سے کہ انکی زوجیت میں شیخین کی فضیلت  
ثبت ہوئی ہے الیبت بخاری میں جانتی جواب الشیعی ای ناصبی گوشت لیسین الیبت مراد لیا حضرت  
فی چارین علی فاطمہ حسین و حسن و عیسا و یحییٰ لکھتا ہے حضرت فی اینی عیسا میں لیا چار شخص کو اور فرمایا  
**اللہم هؤلاء اہل البیت** یعنی خداوند انکی کوئی الیبت میرا نہیں اور سوقت آیہ تطہیر نازل ہوا الیبت  
حقیقی آل رسول میں انکی سر و میں نجات اور مختلف میں غرق و بلاکت اور لفظ الیبت عام ہے جیسا کہ  
فرمایا السلامنا اہل البیت پس سلمان کور و جب کہینکی جانب حیدر کلام المؤمنین و اولیہ تطہیر نہیں  
مخبرات کا کیا ذکر جو بار رسول کا افتاکری صلی اور باکو غسل و بویک کہی خلاف حکم کہی نکالی دست  
و صلی رسول شریک اس میں عفت کہاں ناصبی کیا ہی نا فہم ہی آہی لکھا کہ فرمایا حضرت الیبت میں مثل کشتی  
نوح کی میں جو اس کشتی پر سوار ہوا نجات پائی پر تھی لکھتا ہے الیبت میں مراد زوجات میں نہ قصہ  
کیا کہ حضرت نبوت صلیفہ و حفصہ کے کیونکہ مثال بہ کشتی و شکلی اول یہ بات محبوب ہوئی ہے انکی سوار میں نجات  
فرماین و ہم جس کشتی کے ملاح طلحہ و زبیر و سنان و سکا کنار و درای لہو کی ٹوٹ جائی او سکی سوار میں  
غرق و ملاکت نہ کیا الیبت حقیقی زوجہ انہوں میں مجاز ادا حل کرنا نہ چرنا جندی پر چرنا نامی  
مراد ای ناصبی اس حدیث میں زید و بکر کا نام نہیں صحابی میں مراد وہ صحابہ ہیں کہ جو حکم رسول پر راہی  
اور سب و شتم جائز ہوایا یہ لعنہ اللہ علی الشیطان المین اور حدیث میں اذانی و فقلانی اللہ

کتابی که در این قریه نایب کتابخانه است مندرج لکن قیم هجادیس نجوم بدایت کند و غیرت  
این دن بود از هر دو که در میان بر می یابد سفر و یا خبر از آن زمان تحت الشری که طرح بدایتین عا  
این کتاب که بدایت می باره بر روی و صلی سول می باشد چنان که مع فوج و قفا سنده می نکالا الی  
کتابی که در این قریه نایب کتابخانه است مندرج لکن قیم هجادیس نجوم بدایت کند و غیرت  
تصویری جیسی است که علمای امتی کانیانی اسرا و در هر سطح صحابی کالجی فرمایا پس اگر  
ابو یوسف و در فخر زاری ابو حنیفه دعا کریں که علمای امتی می مراد هم لوگ این جک مشاع مانند  
بنی اسرائیل معجزانه می گویند از شاد و خبر صادق کا صادق اینکا بدایت می تواند ابو یوسف کانیانی و کسی  
از صحابه کالجی **قال النبی** صفحہ ۲۰ میں لکھتا ہے الیبت حقیقی یعنی ازواج مطہرات جنکی  
میں آنہ تطہیر نازل ہوا خصوصاً صلیفہ اور حفصہ کو اس سب سے کہ انکی زوجیت میں شیخین کی فضیلت  
ثبت ہوئی ہے الیبت بخاری میں جانتی جواب الشیعی ای ناصبی گوشت لیسین الیبت مراد لیا حضرت  
فی چارین علی فاطمہ حسین و حسن و عیسا و یحییٰ لکھتا ہے حضرت فی اینی عیسا میں لیا چار شخص کو اور فرمایا  
**اللہم هؤلاء اہل البیت** یعنی خداوند انکی کوئی الیبت میرا نہیں اور سوقت آیہ تطہیر نازل ہوا الیبت  
حقیقی آل رسول میں انکی سر و میں نجات اور مختلف میں غرق و بلاکت اور لفظ الیبت عام ہے جیسا کہ  
فرمایا السلامنا اہل البیت پس سلمان کور و جب کہینکی جانب حیدر کلام المؤمنین و اولیہ تطہیر نہیں  
مخبرات کا کیا ذکر جو بار رسول کا افتاکری صلی اور باکو غسل و بویک کہی خلاف حکم کہی نکالی دست  
و صلی رسول شریک اس میں عفت کہاں ناصبی کیا ہی نا فہم ہی آہی لکھا کہ فرمایا حضرت الیبت میں مثل کشتی  
نوح کی میں جو اس کشتی پر سوار ہوا نجات پائی پر تھی لکھتا ہے الیبت میں مراد زوجات میں نہ قصہ  
کیا کہ حضرت نبوت صلیفہ و حفصہ کے کیونکہ مثال بہ کشتی و شکلی اول یہ بات محبوب ہوئی ہے انکی سوار میں نجات  
فرماین و ہم جس کشتی کے ملاح طلحہ و زبیر و سنان و سکا کنار و درای لہو کی ٹوٹ جائی او سکی سوار میں  
غرق و ملاکت نہ کیا الیبت حقیقی زوجہ انہوں میں مجاز ادا حل کرنا نہ چرنا جندی پر چرنا نامی  
مراد ای ناصبی اس حدیث میں زید و بکر کا نام نہیں صحابی میں مراد وہ صحابہ ہیں کہ جو حکم رسول پر راہی  
اور سب و شتم جائز ہوایا یہ لعنہ اللہ علی الشیطان المین اور حدیث میں اذانی و فقلانی اللہ











تیسرے ہی کہ لفظ بنت مولیٰ ولایت کرتا ہے اس پر کہ چاہے قرین ہی ہو جس کا اعلیٰ  
 کی مثال دینی کو کرنا عنوان ارشاد نہیں شرف آبادی اور اوکا بلکہ شرفی خود ہی ہو نہایت  
 واضح ہے اگر اونی مولیٰ کو حقیقی ہو وہ ہی کہیگا کہ فرج ہمارے نصیب ہے یہ جہاں کہ در زہد رسول باب  
 غیور این غیور کیا کلمہ زبانی ہجر بنان ہی داکرین یہ بندش ایسی مضبوط ہو سکتی کی جہاں ثابت  
 ہو با محض ہیں کتاب خراج الجہاد میں جناب صادق علیہ السلام وارد ہے فرمایا ایلان لانی والون  
 نہیں ہی وہ شخص جو کہی عقد ام کلثوم کا با عمر بن خطاب و ایاتنی طاقت تھی امیر المؤمنین کو خط  
 تحریر مینی نہ کرتی پس شہادت ہو گیا دونو حدیث مذکور بالا وضعی میں ایک امر میں حکم روا ہے  
 چوتھی اگر کوئی کہی خیر الناس جناب عباس سے بھی اگر اس وقت خاص قرار دیا ہے یہ سخن ساز ہی  
 امام الجہاد الناس کو حاجت بھی نہیں وہ افضل ہی من الملائکہ والناس عباس محکوم میں حاکم نا  
 ہی کہ اکثر لوگ خواستگاری کی جناب سیدہ کونین کے انور لائق بنایا کیسکو قبول فرمایا پس ہی حال  
 ہی نفس رسول کا نہیں ہو سکتا گندہ ماتر اس میں صلت گوارا فرماتی نام عباس کا سو اسی شامل کیا با  
 تصدیق ہو سکتا توین اگر خلیفہ کا لفظ بیان کہنا نسبت ہی اور آزار و ممانیت رسول کی آخر میں  
 تحقیق پس عقد خلافت جسکی یہ بید جا رہے کفر ہو انہو نہیں ہو سکتا باب العلم خلا شریع اوی  
 وصلت کہین ثابت ہی سن بگو قبول فرمایا ہاتھ پر ہاتھ فاسق کی نہ کہا جہاں کہ مقام عصمت میں  
 ایسا امر ناموزون گوارا فرماتی کہ جسی دنی و دعلی کو نفرت ہو اٹھوین اگر کوئی کہی تحقیق عقد  
 قرار پایا محض غلط ہی تقریر وہ کری جو عاجز ہو کہی سنائی کہ شہری پشیری تقریر کیا ہو جہاں کہ شیر زوان  
 مقام عصمت میں تقریر کرتی ثابت ہی ہمیشہ کو لا عام ملک شہر کہا کیا نوین اگر کوئی کہی جبراً  
 عقد قرار پایا حاشا تم حاشا نفس رسول کوئی امر خلا شریع نظر مائیک کیسی ہی جبر ظلم ہو یہ قصہ  
 کہی جو قوم غدارنی چاہا کہ لغتس المہر سولہ اور متول ہندرا کو قبر انور ہی نکال کر دوبار انا  
 شہر میں جب حضرت تیغ بکف آبادہ کیسکو حرات نہ پڑی دم و بانی لگن مثل پیر لونیکی بیانی لگی

نقد کردنی مولیٰ ہونے پر  
 ہاں یہ چاہیے کہ مولیٰ ہونے پر  
 کہیں در دست مولیٰ ہونے پر  
 کہنا اور حرفی نہ سمجھیں  
 ہوا ہی صحت و قوت  
 حافظہ طبعیہ ایسا ہے کہ بارہوی  
 سوزہ بقرہ دینے والا اور لکھنا انما دینی  
 ہوا کہ ہمارے عین میں غم کوں  
 کسی کو چھوٹا کیا کہ کبری  
 ہو وہ نہ کہ ان میں ملکائیں  
 سافطی ہر کلمہ خط و خطہ نری  
 یہ کہی ہیں اور پشیری  
 ہر جہاں کہی لایا بخلونی خالک  
 ہون گردگان برکت نال  
 لایا رہیں مگر فی الامت جہاں  
 ہر مذکر ای کہ جسی ہی خلیفہ  
 نماز نری وہ اعادہ کری اور  
 کہی نہ ہست ہی کی لکھ  
 ہر ایک کو شہید کا خانہ نوچ کی  
 جہاں کا حکم دیا اور کردار  
 کہی کوئی کہ ہر کوئی ہر کوئی



[illegible]







کلمت قبل اکی یہ ہند چم کہل جا با ہوض اسکا لیتا اب کیا کروں موت کیوں کہ مرسلت  
کہ میں نے جو اہلسنت فی ہن مضمون حدیث کو اپنی کتب میں لکھا ہے اس میں کیا فریق  
قابل ہوئی کہ جنہیں ہشکل ام کلثوم بنت ابوبکر کی اور جناب عباس جو درمیان اس سلام کی تھی ہوجہ  
سی بعض کہتی کہ عباس مجاہد یا حضرت فی او نہیں کہی راہی براس عقد کو قرار دیا حالانکہ اہلسنت کی کتب  
در رواۃ سی اظہر الشمس ہے کہ عمر فی خواستکاری ام کلثوم بنت ابوبکر کی کی اور کہیں بنت علی بن ابی طالب  
بی گھوان یا حضرت فی بعد و ت خاندان امامت ثابت علی کا قرار دیا بنت حضرت کی فحش و تکبر و کبریا اور  
اپنی پشوا کو جابر و ظالم بنایا اپنی پیر کی تحقیق کی لکھتی ہیں جب عمر فی ساق یا پر پائتہ لگا یا غصہ کر  
کہا ام کلثوم فی نا کہہ تیری توڑ دالتی اور انکہہ میں ایک گھونسا مارتی حضرت عجب طبع کی بات ہی جو  
دعویٰ کری میں خلیفہ و طبی سول ہوں در وہ اتنی بات کی تیر کار کو نہ پہنچی کہ حضرت فی محفل عام میں کہیں  
بہی خلاف اوضاع میری ایسے و رضا مندی پر قرار دیا اور یہ ساق یا کہولنی میں نا کہہ اور انکہہ پھرتی ہی  
از بک یقہ کو سرف کی طمانی کہانی گردن پہری رگین سول گئیں واہری خلافت کرامات تو کیا  
زور علی کا ہی سمجھا کہ اس طور و بہن میں کہہ ہند ہی عورت اعوام بہتیرہ نہیں زبان ناشیہ کا یہ شیوہ  
جو و صنی اپنی وقت تو کو جانے وہ احکام و کرامات کو کیا جانے نہ جانا ابولولو و مجھی کیوں لئی جانے  
الغرض بنت علی و یہ دونوں ہمنام نہیں حق یہی دونوں ظلم و مظلوم ہیں وقت مرگ ظالم وہ جنہ  
ایسا و کہا گئی جسم بخش کو چور کر مثل روح پرواز کر گئی نہ کا لامقر تو نہ کا کر گئی قول ہمارا تصدیق کر گئی  
خلاصہ یہی کہ جناب بنت خاتون حضرت عبداللہ بن جعفر سی منسوب نہیں اور عقد جناب ام کلثوم  
چھوٹی بیٹی محمد بن جعفر بن ہوا حضرت مقام انصاف ہی اسی یادہ کیا اثبات ہوگا اس دعویٰ  
پر بار رواۃ و علمای اہلسنت گواہی دیتی ہیں جیسا کہ صاحب استیعانی محمد بن جعفر کی ترجمہ میں  
باین عبارت لکھا ہے محمد بن جعفر بن ابیطالب ہوالذی تروچ ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب  
ظلال کوم اللہ و جہد اب اطرن انصاف کریں اگر یہ عبارت راست ہی محرر کوافرین کہیں اور  
فخر کرین شیعوں میں یا رواۃ انصاف کروا دنی مولوی بھی گوارا نہ کریگا کہ کینز کا ہاتھ پکڑ

یہاں لکھا ہے کہ حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر کی کتب میں  
میں نے جو اہلسنت فی ہن مضمون حدیث کو اپنی کتب میں لکھا ہے  
اس میں کیا فریق قابل ہوئی کہ جنہیں ہشکل ام کلثوم بنت ابوبکر کی اور جناب عباس جو درمیان اس سلام کی تھی ہوجہ  
سی بعض کہتی کہ عباس مجاہد یا حضرت فی او نہیں کہی راہی براس عقد کو قرار دیا حالانکہ اہلسنت کی کتب  
در رواۃ سی اظہر الشمس ہے کہ عمر فی خواستکاری ام کلثوم بنت ابوبکر کی کی اور کہیں بنت علی بن ابی طالب  
بی گھوان یا حضرت فی بعد و ت خاندان امامت ثابت علی کا قرار دیا بنت حضرت کی فحش و تکبر و کبریا اور  
اپنی پشوا کو جابر و ظالم بنایا اپنی پیر کی تحقیق کی لکھتی ہیں جب عمر فی ساق یا پر پائتہ لگا یا غصہ کر  
کہا ام کلثوم فی نا کہہ تیری توڑ دالتی اور انکہہ میں ایک گھونسا مارتی حضرت عجب طبع کی بات ہی جو  
دعویٰ کری میں خلیفہ و طبی سول ہوں در وہ اتنی بات کی تیر کار کو نہ پہنچی کہ حضرت فی محفل عام میں کہیں  
بہی خلاف اوضاع میری ایسے و رضا مندی پر قرار دیا اور یہ ساق یا کہولنی میں نا کہہ اور انکہہ پھرتی ہی  
از بک یقہ کو سرف کی طمانی کہانی گردن پہری رگین سول گئیں واہری خلافت کرامات تو کیا  
زور علی کا ہی سمجھا کہ اس طور و بہن میں کہہ ہند ہی عورت اعوام بہتیرہ نہیں زبان ناشیہ کا یہ شیوہ  
جو و صنی اپنی وقت تو کو جانے وہ احکام و کرامات کو کیا جانے نہ جانا ابولولو و مجھی کیوں لئی جانے  
الغرض بنت علی و یہ دونوں ہمنام نہیں حق یہی دونوں ظلم و مظلوم ہیں وقت مرگ ظالم وہ جنہ  
ایسا و کہا گئی جسم بخش کو چور کر مثل روح پرواز کر گئی نہ کا لامقر تو نہ کا کر گئی قول ہمارا تصدیق کر گئی  
خلاصہ یہی کہ جناب بنت خاتون حضرت عبداللہ بن جعفر سی منسوب نہیں اور عقد جناب ام کلثوم  
چھوٹی بیٹی محمد بن جعفر بن ہوا حضرت مقام انصاف ہی اسی یادہ کیا اثبات ہوگا اس دعویٰ  
پر بار رواۃ و علمای اہلسنت گواہی دیتی ہیں جیسا کہ صاحب استیعانی محمد بن جعفر کی ترجمہ میں  
باین عبارت لکھا ہے محمد بن جعفر بن ابیطالب ہوالذی تروچ ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب  
ظلال کوم اللہ و جہد اب اطرن انصاف کریں اگر یہ عبارت راست ہی محرر کوافرین کہیں اور  
فخر کرین شیعوں میں یا رواۃ انصاف کروا دنی مولوی بھی گوارا نہ کریگا کہ کینز کا ہاتھ پکڑ



پناح و کہاوتی چہ جائیکہ اشرف المصلین علیہ السلام میں جو رو کو کندہ ہی پر چڑھا کر بیٹھ گیا کہ  
 میں پناح و کہاوتی چہ جائیکہ اشرف المصلین علیہ السلام میں جو رو کو کندہ ہی پر چڑھا کر بیٹھ گیا کہ  
 اللہ تعالیٰ آخر صفحہ مذکور میں لکھتا ہے یہ بھی اثبات کو پہنچا ہے غاصب نے جناب ام کلثوم منصف  
 کہ تشریف لائے ان میں شریف مرتضیٰ بیانگ بلند کراہی ہے مظهر اسلام ہی اور تمام شرع کی تمسک  
 ایسی چیزیں کہ غصب کیوں کر مقصود یا مستحق ہوئی جواب الشیخ امی غاصب کو منصف اور  
 ہوتی اگر یہ امر واقع ہوا تو البتہ کا وہ منصف ہی نہایت مظلوم کی فرائض کا فانی باطل ظالم  
 غصب خلاف و فک کہ تو مستحق ہی وہ بھی تو بغل میں در اور شریف مرتضیٰ ہی تو جسے کہ اس غصب ہی  
 غاصب ہی کیوں کر ہوگا بقول مرغی کی کہ شریف مرتضیٰ تو خود خلاف واقع نہ کر رہی ہے شکر کا تم کہ  
 ہوتا جو شرع ثابت نہیں تمام کیجا اور مظهر اسلام ہونا چاہیے کہ ہر من یا ادنیٰ یا یہ ہو اور ہی عورت کا الا  
 ہنا اباؤنی سنی و عیدین کو چہ حاجت ہو کر جماعت شریعتی ہر لوگوں سے غاصب کا ادا کر رہی اور غاصب  
 کی سبائی آنیم دل ہی ہولائی غار فی دلائی یار و بولوی کہ یہ مظهر اسلام ہی و رہہ کیا رسوا  
 ہی حضرات مقام غوری ابلیس تو ایک حرم پر مع تابعین ہر دو لعن طعن ہو لائے ہوں کہ رعیت  
 اولٹ دیا حکم رسول سی انکار کیا اہلیت رسالت کو آزار دیا میرا بھی کیا خلاف تو غصب میرا  
 حب علی کو منع کیا سنت رسول کو مشاویا حرام و زنا کو قری دیا شیطان کو مدد کیا یعنی روز باز  
 کہیں کا خداوند الہ امر کی نافرمانی میں تو مجھے مرہ و کیا میری اوستادنی بہتر فریق گئی احکام میری  
 کہی دین نبی میں ایجاد کی نسبت جناب علی کی خوشی و تکبر و کہی خداوند تو عادل ہی یا تو مجھے عفو  
 فرمایا انہیں ہی مع تابعین و اند و وزخ کرا و سوخت ملائکہ اللہ جو ہم کہیں کے صبیح بخاری ہیں  
 لکھا ہی کہ جب ملائکہ نچلین گے اور سو جناب آنشور و فرمائش کی اصحابی پس یہ سبک ملائکہ ہوا  
 و پنگی ما تدری ما احد ثواب بعد لہ یعنی ہر گز نہیں احداث کیا دین میں بعد اکیس  
 شیطان مع تابعین و یا نہ تجر کا دیتی ہوئی بھی اوستاد کی دخل سترج جہد ہو کر افسوس

کا دوسرے تحقیق اینی

لکھائی ہوئی ہے  
 پناح و کہاوتی چہ جائیکہ  
 اللہ تعالیٰ آخر صفحہ مذکور میں  
 کہ تشریف لائے ان میں شریف مرتضیٰ  
 ایسی چیزیں کہ غصب کیوں کر مقصود  
 ہوتی اگر یہ امر واقع ہوا تو البتہ  
 غصب خلاف و فک کہ تو مستحق ہی  
 غاصب ہی کیوں کر ہوگا بقول مرغی  
 ہوتا جو شرع ثابت نہیں تمام کیجا  
 ہنا اباؤنی سنی و عیدین کو چہ حاجت  
 کی سبائی آنیم دل ہی ہولائی غار فی  
 ہی حضرات مقام غوری ابلیس تو ایک  
 اولٹ دیا حکم رسول سی انکار کیا  
 حب علی کو منع کیا سنت رسول کو  
 کہیں کا خداوند الہ امر کی نافرمانی  
 کہی دین نبی میں ایجاد کی نسبت  
 فرمایا انہیں ہی مع تابعین و اند و  
 لکھا ہی کہ جب ملائکہ نچلین گے اور  
 و پنگی ما تدری ما احد ثواب بعد  
 شیطان مع تابعین و یا نہ تجر کا











۲ احادیث و روایات مختلف

جناب رضوی کو وصی بنایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نہیں اس کا کسی غرض نہ تھی کہ بیکر و  
 قائم کری جناب مقام غور ہی اگر ہو کی بنائی سی وصی بن سکتا کسی سر تسلو لی تھی کہ مسلمان  
 بخون فی وصی بنایا تھا کیا باعث کوئی اضنی نہیں پس وصی جانی مثل نبی معجز بنا ہوا کان بلون  
 کی خبر دی اور خبر نہ ہو کہ آپ اقلوی اقلوی پکار جنب ہوا امت کریمہ خاصہ اور وصی کی جانی  
 من جانب خدا سند ہو جیسا کہ شاہین آل رسول کی اوسجاء فرماتا ہی وجعلنا امتہ  
 فیکون علیہ نیا اور سلام یا فرماتا ہی سلام علی آل لیس اور فرماتا ہی قل الحمد وسلام  
 علی عبادہ الذین اصطفینا اور فرمایا تم اور ثناء الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا آل  
 مصطفیٰ من کذانی وارث کتاب غیا کیا اور جناب حضرت فرماتی ہیں چہر جی ہا ہون کتاب  
 اور عترت طاہرہ کو اور بروایت پر یہ ثابت کہ حضرت فی فرمایا الامتہ من بعدک عبد نقباء  
 اسرائیل ولہم علی واسطہم علی و اخرہم محمد مہدی الحج خضر اسی یادہ کیا تصریح ہو  
 مقام التزیین معارج النبوۃ کتاب المستمین لکھا ہی جناب سالت فی بروز دعوت عشرہ اربعین  
 پیار پر فرمایا کہ علی خلیفہ و وزیر و بہا میرا ہی جو کچھ وہ کہی ہو علاوہ اسکی موضع شتی  
 کتاب سلیم بن بصریح واقع ہی ائمہ الجہاد ما اختلاف النہار جناب علی باہین اور اولاد  
 کرام خیر الانام گیارہ میں جیسا کہ لکھتا ہی کہ اول ائمہ ثانی فی جناب کتاب صلی علیہ الہی و علیہ  
 کہ اوصیا ایسی بیان فرمائی حضرت فی فرمایا علی اخی و وزیر و وارث و وصی و خلیفہ و امام  
 ولی کل من بعدک ثم ابی الحسن ثانی الحسن ثم تسعة من ولد ابی الحسن واحد  
 بعد احد القرآن معہم و ہم مع القرآن لا یفارقونہ ولا یفارقہم حتی یردوا علی حوضی  
 حضرات مقام تصویب معنی ولی و مولیٰ ہی اسی حدیسی تصدیق ہو اور لفظ وصی صی ہونا اور  
 بلا فصل ہونا ثبات پایا اب مار جوئی ترا تراون کور دلو کو جو کہتی ہیں لفظ وصی نہ فرمایا  
 و معنی مولا کی خلاف لکھتی ہیں اور آپہ منیت سے باہر معنی ہیں اور ابن معینہ شافعی ہی اپنی کتاب  
 ۹

[illegible]











کرنا انکا اطاعت میری ہی اور جسکی گناہ کیا انکا اوستی گناہ کیا میرا حضرت اس حدیث سے  
 اثبات پایا کہ پاره وصی حجت خدا ہیں اور علم و فہم نبی کا اور انکا ایک ہی طاعت کی  
 موتی اور ایک جلاوی کفری و قہول نکرنا حکم حضرت کا کفری و دشوین کہتا ہے جو تمک  
 امام ہو فعلمہ العتہ اللہ الخ اور احمد بن حنبل اور طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم ابن عسمری کہتے ہیں جو  
 بیروہوال محمد کا وہ ملعون الغرض فرمایا یا معاہدنا اس ن ابلیس قد نصب علینا خلیفہ  
 و اماما بینی و بعد خلقہ من عرفہ کان مؤمنا و من جاء بولایتہ کان فاینا و صلی  
 انکرہ کان کافرا و مشرکا یعنی تحقیق کہ قائم کیا اللہ تعالیٰ علی کو خلیفہ و امام پس ہوتا اوستی و سکوت  
 مؤمن اور بتوایا اوستی دوستی میں وہ شکار ہوا اور جسکی انکار کیا اوستی وہ ہی کافر و شرک پہ فرمایا  
 یا معاہدنا ان علی بن ابیطالب اخ و وصی خلیفہ و امام بعدک و هو ولیکم  
 بعد رسولی و ان علی امامکم و ولیکم و هذا حق و اللہ یصدق و وعدہ یعنی  
 اگر وہ مردم تحقیق کہ علی پر ابیطالب بہائی میرا اور وصی پر خلیفہ ابو امام سی بعد رسول علی امام  
 اور والی تمہارا وعدہ ہائی و وفا کیا خدا فی وعدہ اپنا پس ہم ارشاد سنتی ہی عمر عاص بن خطاب  
 و عباس بن علی و غیرہ کثرتی ہوئی و در عمر خطاب عمر عاص کی بڑی عمر عاص کہ آیا رسول اللہ  
 یہیب لوگ ایسی سوال کرتی ہیں کہ آپنی تبار فرمایا کہ علی امام تمہاری ہیں آیا جب علی پر امام ہوئی  
 تو در میان ہمارے حکم خدا جار گیرنگی یا حکم ایسا میر جاہ گیرنگی حضرت علی فرمایا کہ علی اس پر امام ہو  
 کہ مثل میری در میان تمہاری حکم خدا جار کری ایسا حکم کسی بیکرنگی عمر خطاب و ابی جہل کتاب عمرو  
 بنی کہ کتاب خدا ہمارے کافی ہی عباس و فرزند او کی کاتبان و خنی ہیں وہ حکم خدا و انسی در میان  
 ہمارے جار گیرنگی خصوصیت علی کی واسطی کیا سب کہ علی پر امام و خلیفہ کیا جاو اور جو جبریل  
 آہ لای اتقن ہوا فانت انا البیل ساجدا او قائما یحذر الاخرة الخ یعنی آیا وہ بہتری اوستی  
 وہ مامور ہو کہ وہ قائم ہی بطاعت نبی کندہ اور برپا دارندہ نماز اور ترسندہ از عذاب آخرت اور  
 شوق کندہ بر حمت پروردگار خود کہو یا محمد یگان ہوں وہ لوگ جو پچانتی ہیں خدا کو

کسی بہرہ یارانہ  
 او کی کدیر  
 کہ ہم لیاقت رکھتی ہیں  
 یہ فرمایا ایسا ان  
 تھا نبی محمد  
 معنی کہ اللہ تعالیٰ  
 و نبی کی فرمانداری  
 ایام میں  
 کی تمہارے  
 از عمر  
 خلیفہ و امام  
 قبل ان یخلق  
 عشر الفضا  
 میں اور علی  
 کہ ہمارے  
 اور عاص  
 اور عاص  
 نام ہمارے  
 رسول اللہ  
 خدا تعالیٰ  
 علی







لما أمرتني ربي جلته وعظمته يعني اي گروه مردم فرض کیا گیا ہے تم پر اطاعت  
 علی پر بطریق احسن تحقیق کہ وہ تعلیم کنندہ ہی تمہارا افرام اور امام تمہارا ہی پس تابع رہا  
 کرواؤں گی پس جو دعوت کری تمہاری قبول کرواؤں گا اور جو حکم کری تم کو طاعت کرواؤں  
 اور نہیں کہایں وہی طاعتی کی گنجو کہ حکم آیا میں جانب خدا کی بزرگ جلال کی پر مایا  
 ای گروه مردم خدائی با علی وعدہ امامت کا کیا تھا سو وفا کیا بیعت علی کرو ورنہ عذاب  
 خدا سر پہنچا ہی بہ فرما کر آپ وہی اور با علی مصافحہ کیا اور مبارکباد دیا اور وقت اجماع مسکن  
 لاچار ہوئی خوف ہلاکت وہی راویان مذکور کہتی ہیں جواب یا بعضوں نے اری سنا ہے  
 اور اطاعت ہمیں حکم خدا اور رسول پر دل زبانی اور صلوات خدا کی و رسول اور آل رسول  
 اور اوپر علی امیر المؤمنین پس اوشی پہلی اور بیعت کی حضرت با علی اور بعد اوسکی ابو بکر نے  
 یہ غیر خطاب پہر عثمان اور ابی سفیان نے یہ عباس اور باقی انصار و مہاجرین علی قدر مراتب  
 ناماز غشایع ہوئی میں بہر شب گذری نہی پوچھا حضرت نے کہ تمام مردم بیعت کر چکی ہیں کیا باقی  
 رہے یا حضرت نے خدا و رسول کا کہ فضیلت ہی جملہ عالم پر اوست و جبریل کہ ایہ لائی الیوم انیس لک  
 کفر و ادینکم فلا تخشونم و اخشون یعنی آج کل دن بد ہووے گا میں بسبب اجل کرنے تمہارے دین کے  
 پس خوف نہ کرو انسی اور دروتم ہمیشہ الیوم اکملت لکم دینکم یا ماضیہ علی و انتم علیکم نعمتہ  
 پس یہ آیت اچکا تو فرمایا حضرت نے یا معاشرۃ الناس انما احل الله عز وجل دینکم یا ماضیہ علی و تقم  
 نعمتہ علیکم و رضیتہ من الاسلام دینا یعنی ای گروه مردم تحقیق کہ خدائی کامل کیا تمہارا  
 امامت علی اور تمام کی نعمت اپنی تمہارے راضی ہوا وہ تمہاری دین اسلام ہی الخیر خلاصہ  
 تقلید ہی یہ دو امر ثابت ہوئی ایک یہ کہ جہاں ہر روز غدیر خم وصی ہوئی ایہ تائید الیوم  
 اکملت لکم دینکم ہوا اور حضرت تفسیر فرمائی ہیں کہ خدائی تمام کیا پیر دین نعمت یا ماضیہ علی و رضیتہ  
 نہایت ہوا کہ لفظ یا ماضیہ علی نازل ہوا تھا جامع فی کمال الا کہ تابعین کو انکار کی گنجائش ہی  
 آید ہم بہ لفظ طلب کہ حضرات شایقین انصاف طلب ہوں بغور ملاحظہ کریں کہ خود مجمع

۱۴۴۰ روایت الیوم اکملت لکم دینکم  
 المنبت من آری فی اندام و دین  
 بیعت ہی کہ ظہری شہداء ہوتے  
 کہانی ہی ابو جہل و انصار  
 لائی تھی سب سے علی علیہ السلام  
 زیادہ لو حال ہی بیعت ہی  
 فی انجیل اور بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 اکمل رہے مگر بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 کہ اور شرف ہی بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 دین ہوا اور بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 اور وقت طوع و عذر ہی زیادہ ہوتے  
 دیا بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 تو دین میں ہوا سو طوع و عذر ہی زیادہ ہوتے  
 کہ وہ کہانی بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 راضی ہوئی ہر کفر کی راضی  
 ہوئی مگر بقول ہوتی کو  
 نہ ہی کہانی بیعت ہی زیادہ ہوتے  
 بخلافت ان احادیث ہی زیادہ ہوتے  
 غدیر دار میں بیان ہوتی کہ  
 کفار کا



اثبات شیعت و موافقت از ثقلین  
از کتب معتبره  
سواء اسکی و راجع الیه  
بین آیکه

باب اول موثقہ فی من کردہ صحت کتابت نہیں اور مولیٰ یعنی محبت ہے اور بلفظ وصی حضرت علی  
 وصی نہیں فرمایا کوئی کتاب ہی نہ بلکہ فصل حضرت علی وصی فرمایا نہ بافصل کہیں حدیث کی قول کو دلیل  
 لاتی ہیں کہیں اشعار کتاب خزن اوس میں کے سند میں اپنی احادیث نبوی سے انکار کرتی ہیں حال انکہ بلفظ  
 وصی فرمادی و وصی و خلیفہ و امام بعد و اروی کہیں صادر ہوا کہ بعد میری لوٹ جوا  
 اور نکل وصی ہوگی پس میری طرح تو حل ہو چکا اب کی چل فائدہ سوم اس بیان میں شیعہ و مؤمن  
 مر جانتے تھے موصی باطل جناب علی وال اطہار اور ہودیت سے الگ تھے اور خود میں اور کفر و خبیث  
 جوہر نہیں واضح ہو گا پس ان میں شیعہ کی اوسجا فرماتا ہی جعل اہلنا شیعا اور حضرت فرماتی  
 ین یا علی انت شیعتک فی الجنة وعدک والنا فی النار یہ فرمایا یا علی انت اللہ عفرک  
 لا اهلك ولا شیعتک لمحبتی شیعتک اور فرمایا محبتو شیعتک فی الجنة میں اب کتب کے مستند  
 ہی اہل جنت میں اوسجا فرماتا ہی وکان من شیعتہ لا براہیم اذ جاء و تبہ بقلب سلیم  
 اور بقیہ یہ ایسا ہی میں شاعری الیہما واصل الشریعہ پس ثابت ہوا کہ شیعہ صاف قلب سلیم میں ہیں  
 جناب اہل المؤمنین علیہ السلام موصی بطریق مستقیم میں اور فردوس الاخبار و یقینانی و مجمع البحرین  
 اور کتب اہل سنت میں ابن مردیہ و حاکم ابو نعیم و مناقب خوارزمی میں مرقوم ہی کہ شب معراج آسمان  
 سوم یہ منبر نصیب ہوا تھا اور سب انبیاء و مریدین یہی تھے اور حضرت ابراہیم زیدہ اول منبر پر بیٹھی تھی  
 جب حضرت رسول خدا آئے تو حکم خدا آیا کہ بلالی منبر جاؤ اسئل من ارسلنا فیک  
 صریح سلینا یعنی سوال کہوں انبیاء سے قبل تیری بھیجا مئی حضرت بحکم رب العزت منبر پر رونق  
 افروز ہوئی اور تمام انبیاء سے سوال کیا کہ تم کس واسطی بھیج گئی ہو تمام رسول و انبیاء جو آیات عالی شان  
 ان لا الہ الا اللہ علی فراہ نبوتک و یا مہدی و ولایت علی ابن ابیطالب یعنی واسطی  
 دینی و ہدایت خدا کی اور اقرار کرتی تیری نبوت کی اور واسطی امامت ولایت علی ابن ابیطالب کے بانی  
 ہو رہی تھیں کہ حضرت علیؑ ناقد پرستوار وار ہو حضرت ابراہیمؑ فی الشہور سے سوال کیا کہ یا محمدؐ  
 جنکی مشوانتہ میں وہ مطلق ہوئے جماعت شیعہ اہل جنت ہونگی احمد ہدایت کنندہ کی ساتھ وہ دھل گئے

[illegible]



[illegible][illegible]











اے میرا بیٹا! میری جانب الہیہ برکات و نعمات کا چشمہ ہے جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ ثابت ہے کہ خلیفہ فاعل فی الدہر ہوتی باقی  
 ہوتی نزول کی اول ہلاکت شاید معاشی کے اشد مقام میں کہا جاتا ہے۔ اسی وقت قریش عادی تھی  
 سرحد قریش کو کیا خوف تھا کہ ہلاکت کہاں سے آسکتی؟ فرمانا حضرت کا رال ہی فعل بازہ ہوا منتظر وہی  
 ہوی ہر گاہ قریش عادی ہوتی حضرت انتظار وہی کیون فرمائی حبشی نش کا فعل و لسی سر آمد کا چوتھی ہر گاہ غلیظہ  
 جانب بر قبل میں گئی تھی آیہ بلعظ حوت نہ آتا ہوجہ کسی حرت میں گئی تہا معلوم ہوا کہ غیر حرت گئی تہا  
 کہتار العیون کسی سپرہ پوشی ہی فرمائی کہ عورتیں تہا ہی کہتیاں ہیں فاتوا حرمکم پس او تم سے  
 کہتیں میں اہم بخلا غیر حرت برین حبشی یا تہا ہی او لیستیم النساء او سیرم فاتوا حرمکم فرمایا  
 پس ثابت ہوا آیہ نہ تاید قریش میں آیہ نہ لیل ہو میں آیہ لیل کی تکتہ میں نزل ہوا یا بچو اگر تہا  
 میں ہوتا تو یوں ہوتا حبشی انما ولیکم اللہ یا وادکوا یا اہلک ینکم تانہن جناب مرقضو کی نال  
 پس ایچہ لکھ تکتہ عتاب میں آیا کہ کہتیں میں او دبر غیر کہت میں بجاؤ + ایدیم برین محلہ  
 الی ہا شتم ہی را کیا ہی آیا کہت میں راہی یا کوراہ خندق پہا نہ کراوی پس ظاہر و ثابت ہی  
 کہ عیال ہی کہتیں راہی جانا اولی ہی چنانچہ عاقلان کفہ اندر رہ بروی راہ مرو گرہ راہی جان  
 پس گاہ کوئی نافہم چاہ غلیظہ پہا نہ کہت میں او وی اول خوف ہی کہ نجا غلیظہ میں مانع نہ جا  
 دوم شمال ہی کجاوہ ہیری میں گدی دولتی ماری کجاوگی رگ ریشک کتری سب اکثر ہی  
 کہتیں ہی تیری عقل و تعلیم کنندہ پر کہ راہ چور کر چور کی طرح ہی راہ گیا تانک ٹوٹ گئی غرض حرم ملا  
 و فیہ کہتیں کہتیں نہیں پس استمال العیون و انما ترسی فعل لغو کا حکم نفرا یا تاید کا لکڑا حضرت شایقند  
 ہر جانب المدبر ہی قبل میں آنا و انہین بدینوں فی نسبت جناب نبوی اور امام رضا کی اتہا کیا معنی آیہ  
 فی شتم کی خلا و راہ یکدشت کجاوہ جمع ہوا کیا امام لک شتم خلیفہ کو ترقی دیا و بر غلام روا  
 یکدشت پر سیاہوی مذہب شیعہ کی رو کر فی اوہی + الغرض مذہب شیعہ میں اتی شتم ہی مراد وہہ کہہ اور  
 خلا راہر حقیقت چاہوں ہوات ہر طرح زیندار کہت میں اپنی آماہی ایدیم بر مرہ سوم فقہ

[illegible]



















شتر موی اسکا حکایت کوز خوشتری فی کتاب بیع اللہ یارین ذکر کیا کہ نابہ بان عمر و پلہس کہ کبوتر ہوتی  
 چو عات کی جب سنی بدخل کیا ازاد کیا پس الولیب و قتیہ و شام بن مغیرہ و یوسفیان و عاص بن  
 و ابل یہ بفر ایک ہی طہرین اسیر شہی تو نطفہ عرو قرار یا بار ایک نہیں سی مدعی تلمیذ ویر انطفہ  
 اور جو کہ عاص کہی نان نفقہ سی خبر لیا تھا اور کس نے فی کہا یہ نطفہ عاص کا سی لیکن شہادت بہت سیفان  
 سی کہتا تھا جیسا کہ عرو اب کہتا سی شمر ابوبک ابوسفیان لا شک قد بدت لانا فیک فیہ یکتا  
 الشہادہ یعنی باب تیر ابوسفیان ہی اسیر کی نہیں اور گواہان تیری شہادہ کہتی ہا تیری اسطرح  
 ز خوشتری معاویہ کی باب میں چہار شخص کو نسبت دی عبد اوین ہی اور محمد بن شہر آشوب یاز غار فی  
 وغیرہ یہ قصہ پر آشوب و ابات ملل و محل و مثالب الصحابہ علی کہتی ہیں عبد المطلب کے کینر جنتی ضحاک نام  
 تھا جب اسکو بدکار و کھانا تو زیر جامہ پھر کیا پہنایا اور ازاد نہیں قفل کر دیا اور شہر ایا کر تھا ہی ایک دن  
 نفیل نام معہ آئے نذر چراگاہ میں اسکی پائیں پہی اور ضحاک کو درخت میں لٹکا یا تو زیر جامہ ڈیلا ہوا  
 پس ان سنی اوسی کام کیا پھر اولٹا لٹکا کی زیر جامہ بدستور پہنا ضحاک ناپاک حاملہ ہوتی بعد گذر فی  
 مت کی شیا جی خطاب نام کر کہا اور سکا پرورش کیا ہا شک بالغ ہوا سب اتفاق نظر اسکی سرین باقیہر  
 اوسی غبت ہو اور شہرہ شہما حاملہ ہو مٹی سی پائی جی رشتہ ہاچہ میں لپیٹ کر حجر میں ڈال دی شام  
 بن المغیرہ اوس لکھی گذری اور از اوس ناپاک لکھی کا نین ای رحم کہا کر اڑھالائی ای روجہ کو دیا پر  
 مری ختمہ یا جتہ نام کر کہا اور سکا پس چند روز میں شہر تری تری پا کر بلوچ کو پہنچا مگر و خطاب کی نظر  
 اوپر پڑی ظہار عشق کیا اور شام سی استکار کی جب دو لوہم مہی عمر یہا ہوی جیسا کہ ابن حجاج  
 بعد اوی کہ شہوای عرب سی ہی اسب کو رباعی میں تصریح کرے شعور من جدہ خالد و والدہ و امہ  
 اخذہ و ۹۰۰ اجدہ ان بعض الوصی و ان یجد یوم الغدایہ بیعتہ یعنی جبکہ باب حد اور خالو  
 ہو سکا ہو و ان بن اور عہ اسکی القی ساتھ اسکی بعض علی کہتا ہو اور روز غدیر تعریف کری بیعت  
 کی تابی الغرض جب عبد المطلب نے بجزاد کہا خطاب کو کیا اور عقب گوش اور میاں دویم اسکی داغ دیا  
 اور ضحاک کہ کسی اخراج کیا طائف میں مہر گئی حک کتاب خصال میں ولی ذوالجلال سی وایت ہی  
 پس ایسی کیونکر پیشوای امت فرمائی ۱۲ (بیان دشمن علی)

کہ یہ حضرت بنی ہاشمی  
 عزت کو دینا کی ہوتی  
 بن ایک خصلت پر دیا ہو  
 جو کار نیکی و حسن  
 ہوی ہوگی اور بدی قوی ہوگی  
 ہر خطای ہوگی و قوی ہوگی  
 بن کہا کہ لوگ پھر خدای نفا کی  
 ہو کہ بن عاص و عاصی و عاصی  
 ہی ادرین سب زیادہ بعض علی  
 کہتا ہوں اور ہم سب جانی ہو فی  
 جو یہ ظلمہ ہا کر کیسکا نہیں سکا  
 اور یہ ظلمہ ہا کر کیسکا نہیں سکا  
 کہانی اس مہم جوئی پر حدیث  
 موضوعات سی ہی اتفاقا دیا  
 کہ یہ بہترین شہر کی کہتا ہا  
 بی پردہ ول ایسا ہی گروہ حضار  
 جہت پھر مہم جوئی اور میں کفر  
 اس کی نفی کرنا ہوا لیکن  
 حسین و علی کی ہا ہا ہا  
 اوسکا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
 اوسکا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
 مقام قونین و ہا ہا ہا







تیرمین ابن جوزی فی باد صفت تعصبت کتاب فی ادا السیرین روایت کی ہی ان عثمان بن الشجرة  
 الملحق فی القرآن یعنی تحقیق کہ عثمان بن جبر ملعونہ عسی راوی ہی قرآن میں اور صاحب کتاب فتوح  
 کہ البنت ہی وہ لکھتا ہی عائشہ کہتی ہی اقلوا انعتلا فقل انعتلا فلقد ابلی سبہ النبی  
 شایہ لعل یقتل یعنی قتل کرو عثمان کو پس ہر آئینہ اوں غسل نہ کہنے کیا سنت رسول کو حالانکہ ابی  
 کہن شریف پیغمبر خدا کا کہنے نہیں ہوا اور صفت بقتل سابق بیان ہو چکی کیوں حضرات تلو و صفت  
 اس صفت کی آیا غسل و بویک قابل خلافت میں آیا ایسی صفت کا آدمی پیش ہو سکتا ہی انکی افتاد  
 فرامی چودہویں خلافت الاصول میں کیا جمہور یہ طرف روایت کی کہ شیخ معتزلہ فی عبد  
 ایسی ہی صحاح میں لایا کہ اکثر ابوبکر کتنا تھا ان کی شیطانا یعنی فادرا یعنی  
 منضیا فاجتنبونی یعنی میری لئی ایک شیطان ہی کہ اوں ہی مجھ پر احاطہ کیا ہی اور اس ہی حکم میں  
 کہ ابی جو وقت مجھ کو غضب ناک دیکھو مجھ ہی پر کر دو کیونکہ حضرات سچے کہ جو خیر کہ شیطان کی ہی  
 نہ ہوا تو سکی پسند ہی نہ لکھ سکی وہ ہدایت کیا کریگا حق شیطان و سپر سوار ہوتا ہوا وہ پہچان  
 کہ مجھ کو طاعی ہی سپر و اور منبر کیا اجنبونی و قومونی یعنی مجھ کو مدد کر و اور میری قیام کرو پندرہویں  
 شعبی ہی روایت ہی کہ لقد کان فی صدق عمر صبت علی ابوبکر یعنی سر آئینہ تحقیق کہ تھا  
 سیدہ خدیجہ ابوبکر ہی کیوں حضرت ایسا کہنے و اور شیطان کا خیر مشواہب کتاب ہی سوم ہویں  
 عمر ہندی فی آخر جمع میں اصحیح میں روایت کی ہی کہ عمر فی اپنی خلافت میں ایک منبر  
 جہا کی منع کیا صدق نہ لکھو یعنی کہا اگر منبر زیادہ ہوگا و اخلت بیت المال کرونگا پس ایک عورت اوں  
 اور کہا کہ منع کرنا ہی تو اوں کی جسکو خدائی روا کر کہا اور فرمایا ان اتینم احدیہن قطار الخ  
 پس کہا او سوت عمری الا تعجبون من اتمام اخطا و امرا فاصابت یعنی آتج کر و امام سنی  
 اوں ہی خطا کی اور عورت سنی کہ وہ صواب پر ہی پس جو سنی ایسی شری ہو کہ ادنی عورت کی جسکی سنی  
 ٹوٹی وہ شوای کیا کرگا ہسترمون کتاب دستور القضاہ میں صدق شعیب التبریزی لکھتا ہی کہ  
 عمر بن الخطاب نے امامت بجنابت کی بعد فراغ نماز منادی کو حکم کیا کہ چہی جلیفہ کی

تیرمین ابی وہ ای نماز  
 اعادہ کرو جسکا کبار کبار اللہ  
 میں یہ مضمون وارد ہی  
 ابی و انصاف کر  
 حضرت مسیح و انصاف  
 دی جو کہ انصاف کی ادراک  
 کیا گیا  
 کہ ایک ہودی عمر زاری لکھتی ہیں  
 خلافت میں کیا کہا ہی  
 اور انصاف ہی لکھتا ہی  
 کہ خلیفہ ہی تو ابی جو  
 ہی وہ کہ وہ ہستی زیادہ حال  
 ہی ہی گاہ ہی کیوں حضرات  
 ہو خلافت ہی آگاہی ہوگا  
 بن نافع فی ابن عمری کہ خلیفہ زندہ  
 ہی روایت کہ خلیفہ مانی فی  
 تحصیل اور تعلیم سورہ بقرہ کی  
 کی اوں ہی بدین ایک لکھ فرمائی  
 کیا بنا چکا کہ بنا ہو رہا ہی  
 کہ خلیفہ و شریک ہی  
 کہ خود کو ختم و سلاطین



